پاک کاروبار، کسبِ حلال اور کسبِ حرام، جائز اور ناجائز آمدنی کے ذرائع، سود، بیمہ، انعامی بانڈ، ذخیرہ اندوزی، اقسامِ تجارت، ناپ تول کے پیمانے، قرض، رہن، دیوالیہ، عاریت، امانت، ضمانت، اموالِ تجارت اور زکوٰۃ جیسے دقیق مباحث کو نہایت عام فہم زبان میں پیش کر کے موصوف نے ملک و ملت اور دین کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قرآن و حدیث کی ان مشعلوں سے آپ کے قلب و نگاہ اور دنیا و آخرت کے گھروندے بھی روشن ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو جزائے خیر دے۔ آمین۔
اپنے موضوعات اور مباحث کے اعتبار سے کتاب کا نام "موضوع کے متعلق کتاب و سنت کی چند اہم تعلیمات" انسب تھا۔

۴۔ فلسفۂ نماز   مولانا قاری محمد طیب دیوبندی مدظلہ العالی

صفحات   ۱۶۰

قیمت   ۴/۵۰ روپے

پتہ   ادارہ اسلامیات ۱۹۰/ انارکلی لاہور

قاری صاحب موصوف کی یہ ایک تقریر ہے جو خیر المدارس (ملتان) کے سالانہ جلسہ میں کی گئی تھی۔ مولانا قاری محمد طیب صاحب متکلم طرز کے اہلِ علم ہیں جو بات کرنے اور اسے دل میں اتار دینے کا خاص سلیقہ رکھتے ہیں، نماز جیسے خشک موضوع کو اپنے خصوصی رنگ میں بیان کر کے موصوف نے نماز کو "متاعِ عزیز" بنا دیا ہے۔

مسائل کے سلسلے میں ان کا پس منظر، حکمت اور فلسفہ پیش کرنا ان لوگوں کے لیے تو بالخصوص مفید ہوتا ہے جو ان حکمتوں کو سمجھنے کے لیے بے چین ہیں، اگر ان کی یہ کسر اور کمی پوری کر دی جائے تو وہ ان مسائل کے حامل بن جائیں۔ لیکن ہم نے جو مشاہدہ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ اسلامی نوامیس کے سلسلے میں جو کوتاہی کارفرما ہے، اس کے محرک یہ اندھیرے نہیں ہیں بلکہ خدا سے بے تعلقی اور بے عملی ہے، نفس و طاغوت کی ڈسی ہوئی دنیا "شترِ بے مہار" کے طرز پر جینے پر جان چھڑک رہی ہے، اس کی دوا نفوسِ قدسیہ کی صحبتیں، اسلامی حکومت کے پہرے، منزہ فضائیں اور صالح قیادت ہے۔ اس کے بغیر صرف ایک فلسفی کی حیثیت سے ایسی نماز کا احیاء جس سے پاک نمازی پیدا ہوں مشکل ہے، ویسے بھی اسلام کے ہر حکم کے لیے ایک فلسفہ کی دریافت اس قلب و نگاہ کو بالکل کاروباری بنا دے گا، جن کو صرف خدا جوئی اور خدا یابی کے جذبہ کی سرشاری کا نشیمن ہونا چاہیے تھا۔ گو ہم سب اس مرض میں مبتلا ہیں کہ دنیا کو یہ بات ذہن نشین کرانے پر مصر ہیں کہ اس سے فلاں فلاں